REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۲ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم سہ شنبہ

۲۷ شعبان ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۳ احسان ۱۳۲۹ ہش | ۱۳ جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۳۷

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۹ جون۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ بخار ناساز ہے۔ اور پاؤں میں درد بھی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

روڈ ٹرانسپورٹ میں مرکز کی شرکت پر صوبائی حکومتوں کی رضامندی

کراچی ۱۲ جون۔ پنجاب۔ صوبہ سرحد اور سندھ کی حکومتیں اپنے اپنے ہاں سرکاری انتظام کے ماتحت لاریاں اور بسیں چلانے میں مرکز کی شرکت پر رضامند ہو گئی ہیں۔ وزارت مواصلات کے ترجمان ایم۔ ایچ زبیری ان صوبوں کا دس روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد کل واپس یہاں پہنچے ہیں۔ ان حکومتوں نے ان کے ساتھ بات چیت کے دوران میں مرکز کی شرکت پر رضامندی کا (اظہار کیا)

سر ڈکسن بدھ کے روز آزاد کشمیر پہنچ جائیں گے

مظفر آباد ۱۲ جون۔ سلامتی کونسل کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے آج تین گھنٹے تک وادی کشمیر کے جنوبی علاقوں کا دورہ کیا۔ آپ آج درہ بانیہال بھی گئے۔ کل آپ (جموں) پہنچ جائیں گے۔ جہاں آپ کا قیام صرف ایک روز رہے گا۔ بدھ کو آپ لڑائی بند کرنے کی سرحد پار کر کے آزاد کشمیر کے علاقے میں آ جائیں گے۔

کراچی ۱۲ جون۔ جن مہاجرین نے ہندوستان واپس جانے کی درخواست کی ہے۔ انکی پہلی جماعت جمعہ کی شام کو کراچی سے سندھ جو دھپور سرحد روانہ ہو رہی ہے۔ یہ جماعت ۰۰... مہاجرین پر مشتمل ہو گی۔

آئین سازی کا کام پوری احتیاط اور تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہے۔ اس کے متعلق مایوسی کے اظہار کی کوئی وجہ نہیں

سالِ رواں کے اختتام سے قبل صوبے میں عام انتخابات کا انعقاد ضرور عمل میں آ جائیگا (انشاء اللہ)

گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر کی پریس کانفرنس

(از سٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۲ جون۔ آج شام ایک پریس کانفرنس میں گورنر پنجاب عزت مآب سردار عبد الرب نشتر نے پاکستان کے نئے دستور کی تدوین سے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ آئین سازی کے کام میں قطعاً کسی قسم کا تساہل نہیں برتا جا رہا ہے۔ بلکہ اسکی اہمیت کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے یہ کام کامل احتیاط اور تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہے۔ اور یہ کہ اس کے بارے میں مایوسی کے اظہار کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ آپ نے طریق کار اور اب تک جو کام کیا گیا ہے۔ اسکی نوعیت کے متعلق بعض تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس سلسلے میں بنیادی کام کافی حد تک انجام پا چکا ہے۔ اور باقی کام کی تکمیل کے لئے بھی اتنا لمبا عرصہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔ کہ جس کی ہم برداشت نہ لا سکیں۔ بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ صوبے میں عام انتخابات کے متعلق ہماری کوشش یہی ہے۔ کہ یہ جلد سے جلد عمل میں آ جائیں۔ اگر بعض ایسی مجبوریاں پیدا نہ ہوں۔ کہ جن کا ٹالنا ہماری طاقت سے باہر ہو۔ تو پھر ہمیں پوری امید رکھنی چاہیئے۔ کہ ۱۹۵۰ء کے ختم ہونے سے قبل ہی عام انتخابات عمل میں آ کر ذمہ وار اور نمائندہ حکومت کے قیام کے لئے راستہ صاف ہو جائیگا۔

غلط فہمیوں کا ازالہ

ابتداء تقریر میں ہز ایکسی لینسی نے آئین سازی کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمیں اس مسئلہ کو اس روشنی میں دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کام کب شروع ہوا۔ کن حالات میں شروع ہوا۔ اور یہ کہ ہمارے پاس اسکی سرانجام دہی کے لئے کتنے آدمی موجود تھے۔ اگر ان امور کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم میں سے کوئی اس بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ ہندوستان میں تو یہ کام تقسیم سے قبل دسمبر ۱۹۴۶ء میں شروع ہو چکا تھا۔ اور انتقال اقتدار کے وقت تک اس سلسلے میں کافی مراحل طے بھی کر لئے گئے تھے۔ برخلاف اس کے پاکستان میں آئین سازی تو درکنار یہاں از سرِ نو ایک نئی حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے فوراً بعد ہی مہاجرین کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ خود ہماری آئین ساز اسمبلی کو جو اگست ۱۹۴۷ء میں عالم وجود میں آئی۔ آئین سازی کے ساتھ ساتھ حکومت قائم کرنے اور اس کو چلانے کے فرائض بھی ادا کرنے پڑے

طریق کار

مزید فرمایا باینہمہ آئین سازی کو بھی کسی طور نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اور فوراً ہی آئین کی تدوین سے متعلق متعدد امور کے متعلق رپورٹیں مرتب کرنے کے لئے مختلف سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ ان میں سے ایک کمیٹی قبائلی علاقوں سے

دوسری ریاستوں سے اور تیسری عام شہری اور اقلیتوں کے حقوق سے متعلق تھی جنوری ۱۹۴۹ء میں قرارداد مقاصد پاس ہو چکنے کے بعد بنیادی اصولوں کے متعلق ایک اور سب کمیٹی بنی یہ کمیٹی بذاتِ خود تین سب کمیٹیوں پر مشتمل تھی۔ ایک عدالتی انتظامات کے متعلق تھی۔ دوسری حق رائے دہندگی اور

(اس کے) بعد یہ انتخاب سے تعلق رکھتی ہے۔ تیسری کمیٹی کا تعلق مرکزی اور صوبائی کانسٹی ٹیوشنز سے تھا۔ جس کا صدر مجھے مقرر کیا گیا۔

کام کی نوعیت

ان سب کمیٹیوں نے اب تک جو کام سرانجام دیا ہے اسکی نوعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ہز ایکسی لینسی نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے بعض کے نزدیک کچھ دیر ہو گئی ہو لیکن اگر ہمارے مخصوص حالات کو پیشِ نظر رکھا جائے تو یہ غلط فہمی بآسانی دور ہو سکتی ہے۔ قریب قریب بنیادی کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور بدقسمتی سے بنیادی کام اپنی انتہائی اہمیت کے باوجود عوام کی نظروں سے اوجھل ہوا کرتا ہے۔ اب اس بنیادی کام کے منظر عام پر آنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ اور اس کے لئے انتظار اتنا لمبا نہیں ہوگا۔ جسکی ہم تاب نہ لا سکیں۔

عام انتخابات صوبے میں عام انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ پنجاب میں نئے حلقہ ہائے انتخاب کی تعیین کا مسودہ قانون آخری منظوری کے لئے مرکز کو بھیجا گیا ہے۔ منظوری موصول ہونے پر رائے دہندگان کی فہرستیں شائع کر دی جائیں گی۔ جس کے فوراً بعد ہی انتخاب سے متعلق تمام شعبے اور محکمہ جات پوری رفتار سے کام شروع کر دیں گے۔ اسی ضمن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے اسی بات کی پھر تصدیق فرمائی۔ کہ اگر اچانک کوئی ناقابل تسخیر مجبوری پیدا نہ ہو گئی۔ تو انتخابات موجودہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ضرور عمل میں آ جائیں گے۔ خواہ صوبے کی کوئی سیاسی پارٹی اس کے لئے تیار ہو یا نہ ہو کسی سیاسی پارٹی کے اپنے مخصوص حالات کو انتخابات کے انعقاد پر اثر انداز نہیں ہونے دیا جائیگا۔ **غنڈہ گردی** لاہور میں غنڈہ گردی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس لعنت کو دور کرنے کے لئے انتظامی اقدامات کر لئے گئے ہیں۔ اور قانونی اقدامات کے سلسلے میں بھی موثر کارروائی کی جا رہی ہے

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے شہر میں ہی تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۸ء)

ایف۔ اے اور ایف۔ ایس سی کالج میں داخلہ ۱۰ جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کواپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۱۳ جون ۱۹۵۰ء

زمینداری
شریعت اسلامیہ کی روشنی میں

جناب حافظ محمد اسلم جیراجپوری کا ایک مضمون بعنوان "زمینداری، شریعت اسلامیہ کی روشنی میں" جریدہ "نئی روشنی" دہلی کے حوالہ سے "آفاق" لاہور ۱۱ جون میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے بخیال خود روایات اور قرآن کریم سے ثابت فرمانے کی کوشش کی ہے کہ دوسروں کو زمین کاشت کے لئے دینا اور ان سے لگان نقد یا جنس وغیرہ کی صورت میں وصول کرنا قرآن کے خلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"کیونکہ اس سے زمیندار اور اسامی۔ ادنےٰ۔ شریف اور وضیع کے طبقات بنتے ہیں۔ جن میں کش مکش ہوتی ہے اور اخوت مساوات اور جمہوریت کا خون ہو جاتا ہے یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرائے کو خواہ وہ کسی صورت میں ہو زمیندار کے لئے ناجائز قرار دیا۔ اور صاف صاف حکم دے دیا کہ جس کے پاس زمین ہے وہ خود جوتے یا اگر نہیں جوت سکتا۔ تو دوسرے بھائی کو بلا کرایہ جوتنے کے لئے دے دے۔ یہاں تک کہ ان روایات میں یہ بھی ہے کہ جو ایسا نہ کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اور رسول کی طرف سے اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

یہ روایات حدیث کی ان کتابوں میں ہیں جو اہل سنت کے نزدیک صحیح ترین مانی جاتی ہیں۔ یعنی بخاری و مسلم وغیرہ۔ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سورہ الرحمٰن کی اس آیت کے مطابق ہے والارض وضعھا للانام اور زمین کو اللہ نے جمہور کے فائدہ کے لئے بنایا ہے۔

زمیندار جو لگان وصول کرتا ہے وہ جمہور کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے۔ لہٰذا وہ وضع الٰہی کے خلاف ہے اور ظلم ہے۔ اس لئے حکم دیا گیا کہ وہ زمین کو بلا کرایہ دوسرے کے حوالے کر دے۔ تاکہ حکومت اس سے زمین کی زکوٰۃ وصول کرے۔ جو بیت المال میں داخل ہو کر جمہور کے کاموں میں خرچ ہو۔"

اس عبارت میں آپ نے عقلی اور نقلی دلائل دیئے ہیں۔ پہلی عقلی دلیل یہ ہے کہ

"دوسروں کو لگان پر کاشت کے لئے دینے سے زمیندار اور اسامی اعلےٰ اور ادنےٰ شریف اور وضیع کے طبقات بنتے ہیں۔ جن میں کش مکش ہوتی ہے۔ اور اخوت مساوات اور جمہوریت کا خون ہوتا ہے"

مارکس کی اشتراکیت پر جب یہ اعتراض کیا گیا کہ کامل مساوات ناممکن ہے تو لینن نے کہا کہ ہم طبقات کو مٹانا چاہتے ہیں مساوات پیدا کرنا نہیں چاہتے۔ حافظ صاحب نے چونکہ اس بحث کو زیر نظر نہیں رکھا۔ اس لئے آپ نے عدم طبقات اور مساوات کو خلط ملط کر دیا ہے۔ اس لئے خالص عقل پرستوں کے نزدیک بھی یہ دلیل کہ طبقات کو مٹا کر مساوات پیدا کرنا مقصود ہے غلط ہے اب آیئے قرآن کریم کی طرف قرآن کریم کا تصور مساوات یہ ہے۔ کہ وہ صرف تقوےٰ کی فضیلت کو تسلیم کرتا ہے۔ رزق کی کمی بیشی اس کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس لئے حقیقی مسلمان قوم میں رزق کی کمی بیشی سے طبقات پیدا ہی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اسلام کے نزدیک اصل چیز حقیقی مسلمان بننا ہے۔ خواہ رزق کس کے پاس زیادہ ہو یا کم حقیقی اسلامیت رزق کی کمی بیشی سے نہیں ناپی جائے گی بلکہ تقوےٰ کی کمی بیشی سے ناپی جائے گی۔ اس لئے طبقات کو ہموار کرنے کا اسلامی طریق کار عقل پرستوں کے طریق کار سے بالکل مختلف ہے۔ حافظ صاحب اسلام میں عقل پرستوں کا طریق کار گھسیڑنا چاہتے ہیں۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ "قرآن کی مخاطب عقل ہی ہے"۔ بے شک یہ درست ہے مگر اس کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ عقل پرستوں نے جس بات کو درست مان لیا ہے۔ قرآن کریم کو بھی اس کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو اصول پیش کئے ہیں ان کو پرکھو ان کی جانچ پڑتال کرو۔ تم ضرور ان میں عمیق حکمت پاؤ گے۔ لیکن حافظ صاحب فرماتے ہیں۔

"اب رہا یہ کہ زمینداروں کا اپنی زمینوں پر قبضہ مالکانہ ہوگا یا منتفعانہ یعنی والارض وضعھا للانام میں لام تملیک کا ہے یا انتفاع کا اور حق تملیک اور حق انتفاع میں کیا فرق ہے۔ اور کیا حکومت کی توں کا قبضہ ان کی جوت پر برقرار رکھتے ہوئے ان کی زمینوں کو اپنی ملکیت قرار دے سکتی ہے؟ یہ سوالات ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ جس وقت اٹھائے جائیں گے۔ اس وقت قرآن کی آیتوں سے ان کے جوابات نکالے جا سکتے ہیں"۔

ہم نے یہ عبارت اس لئے نقل کی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ قرآن کریم کے مطالعہ کا طریق کار جو حافظ صاحب نے اختیار کیا ہے گیا ہے۔ آپ پہلے ایک بات کو اپنی عقل کے مطابق صحیح ٹھہرا لیتے ہیں۔ اور پھر اس بات کو قرآن کریم کی آیات پر چسپاں کرتے ہیں۔ یعنی جو بات آپ کی عقل میں صحیح ہے۔ ضرور ہے کہ قرآن کریم کی توضیح بھی اس کے مطابق کی جائے۔ ورنہ قرآن کریم کا فائدہ ہی کیا ہے۔ گویا قرآن کریم کے اصول آپ کی عقل کے اتار چڑھاؤ کی پابند ہیں۔

دوسری عقلی دلیل جو آپ نے دی وہ یہ ہے کہ

زمیندار جو لگان وصول کرتا ہے وہ جمہور کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے۔

ایک غیر مسلم جو پیدا کرتا ہے۔ اس کے لئے تو یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے متعلق یہ بحث بالکل غلط ہے۔ ایک مسلمان جو لگان وصول کرتا ہے۔ وہ صرف اپنے لئے وصول نہیں کرتا۔ بلکہ اسلام نے اس کی آمدنی پر بہت سی پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ آپ کی یہ عقلی دلیل غیر اسلامی ماحول میں درست ہو تو ہو مگر خالص اسلامی ماحول میں بالکل غلط ہے۔ قرآن کریم اسلامی ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حافظ صاحب کے نقلی دلائل میں سے پہلی دلیل یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرائے کو خواہ کسی صورت میں ہو۔ زمیندار کے لئے ناجائز قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنی اس دلیل کے لئے حضرت رافع کی روایات پر انحصار رکھا ہے۔ جو مختلف کتب احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ اپنی اس بات کو تقویت دینے کے لئے آپ فرماتے ہیں۔

میرے خیال میں مسئلہ بالکل صاف ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لگان کو ممنوع قرار دے کر ابد تک زمینداری توڑ دی۔ جو حضرات تقوےٰ میں کامل تھے انہوں نے جب کہ ان حدیثوں میں سنتے ہی اس پر عمل کیا۔ اور اپنی فالتو زمینیں بلا کرایہ دوسروں کو دے دیں لیکن یہ دنیا ہے سب کے لئے زمینداری کے فوائد سے دستبردار ہو جانا آسان نہ تھا۔ اس لئے ان صاف اور واضح روایتوں کی تاویلیں کی گئیں۔ اور ان میں حیلے نکالے گئے۔ پھر ان کے خلاف دوسری حدیثیں روایت کرنا کیا مشکل تھا۔

حافظ صاحب نے یہاں تو کمال ہی کر دیا ہے۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ چند روایات کے جو غلط معنے آپ نے سمجھ رکھے ہیں ان معنے کے خلاف جتنی بھی حدیثیں ہیں وہ یونہی روایت کر دی گئی ہیں۔ اور جن لوگوں نے خواہ وہ کتنے ہی نقہ کیوں نہ ہوں۔ ان معنے کے مطابق عمل نہیں کیا۔ وہ تقوےٰ میں کامل نہیں تھے۔ اور انہوں نے محض دنیا کے لئے خود کاشت سے زیادہ زمینیں اپنے پاس رکھیں

باقی تمام باتوں کے ذکر کی تو اس وقت گنجائش نہیں ہیں حافظ محمد اسلم جیراجپوری صاحب صرف اتنا بتا دیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو وراثت کا سوال اٹھایا تھا وہ زمین کے متعلق تھا یا نہیں؟ اور کیا یہ زمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خود کاشت تھی؟ اگر نہیں تھی تو کیا خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان حدیثوں کا مطلب نہیں سمجھتے تھے۔

حافظ صاحب نے دوسری نقلی دلیل قرآن کریم کی آیہ والارض وضعھا للانام سے نکالی ہے۔ اگرچہ اس آیہ کریمہ کے معنے بہت وسیع ہیں۔ لیکن بالفرض حافظ صاحب کے معنے ہی لئے جائیں۔ تو پھر بھی آپ کے نظریہ کی تردید ہوتی ہے نہ کہ تائید۔ جب زمین کو اللہ تعالےٰ نے جمہور کے فائدہ کے لئے بنایا ہے تو صرف وہی لوگ اس سے کیوں فائدہ اٹھائیں۔ جو زمین خود کاشت کرتے ہیں۔ اگر حافظ صاحب یہ فرمائیں کہ جمہور کو اس طرح فائدہ ہو سکتا ہے کہ ساری زمین پر حکومت کا قبضہ ہو جائے۔ تو اس سے خود کاشت والا نظریہ تو کم سے کم غلط ٹھہرتا ہے پھر غور فرمایئے اگر زمین جمہور کے فائدہ کے لئے ہے تو یہ غلط ہے۔ کہ ایک انسان صرف اتنی ہی زمین پر قبضہ رکھ سکتا ہے۔ جتنی وہ جوت سکتا ہے اس طرح زمین خود کاشت کرنے والے طبقہ تک ہی محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ جمہور یعنی انام کے لئے نہیں ہو سکتی۔ اور اگر جمہور کے لئے ہے۔ تو صرف خود کاشت کرنے والے طبقے تک محدود نہیں ہو سکتی اس طرح احادیث اور قرآن میں تضاد ہوتا ہے نہ کہ موافقت۔

ایک دوست کے دو سوالوں کا جواب

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(۱) جنّات کا وجود

ایک صاحب جو جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے، اپنا نام ظاہر کرنے کے بغیر خط کے ذریعہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ جنّات کے وجود کے متعلق اسلام کی کیا تعلیم ہے؟ یعنی جنّ کس مخلوق کا نام ہے؟ اور کیا جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے وہ انسانوں پر اثر ڈال کر انہیں اپنا گرویدہ یا دیوانہ بنا سکتے ہیں۔ یا انسانوں کے ساتھ چمٹ کر انہیں اپنے قابو میں لانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ یا خود ان کے قابو میں آ کر ان کی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

اس سوال کے جواب میں مختصر طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بے شک، قرآن شریف اور حدیث میں جنّ کا لفظ آتا ہے۔ اور قرآن شریف میں ۲۶ جگہ اور حدیث میں اس سے بھی زیادہ کثرت کے ساتھ یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ لیکن جنّ سے مراد ہرگز وہ چیز نہیں۔ جو آج کل عام لوگوں کے تخیّل میں پائی جاتی ہے۔ دراصل عربی زبان میں جنّ کے معنے مخفی رہنے والی چیز کے ہیں۔ خواہ وہ اپنی تقویم یعنی بناوٹ کی وجہ سے مخفی ہو یا کہ صرف عادات کے طور پر مخفی ہو۔ اور یہ لفظ عربی کے مختلف صیغوں اور مشتقات میں منتقل ہو کر بہت سے معنوں میں استعمال ہونے لگا ہے۔ مگر بہرحال ان سب معنوں میں مخفی ہونے یا پس پردہ رہنے کا مفہوم مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ عربی میں فعل کی صورت میں جَنّ کے معنے سایہ کرنے اور اندھیرے کا پردہ ڈالنے کے ہیں۔ مثلاً قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔

فلما جنّ علیہ الیل

(سورہ انعام ع ۹)

یعنی "جب رات نے ابراہیم پر اندھیرے کا پردہ ڈالا"

اسی طرح جنین اس بچے کو کہتے ہیں۔ جو ابھی ماں کے پیٹ میں مخفی ہوتا ہے۔ اور جنون اس مرض کو کہتے ہیں۔ جو دماغ کو ڈھانک کر مختل کر دیتا ہے۔ اور جنان دل کو کہتے ہیں جو سینے کے اندر مستور رہتا ہے۔ اور جنّۃ اس گھنے باغ کو کہتے ہیں۔ جس کے درخت زمین کو اپنے سایہ میں ڈھانکے رکھتے ہوں۔ اور مجنّۃ اس ڈھال کو کہتے ہیں۔ جس کے پیچھے لڑنے والا سپاہی اوٹ لے کر اپنا بچاؤ کرتا ہے۔ اور جان اس چھوٹے سانپ کو کہتے ہیں۔ جو زمین کے سوراخوں میں چھپ کر رہتا ہے۔ اور جنَن اس قبر کو کہتے ہیں جو مردے کو اپنے اندر چھپا لیتی ہے۔ اور جُنّۃ اس اوڑھنی کو کہتے ہیں۔ جو سر اور بدن کو ڈھانپتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس نہ صرف اس لفظ کی روٹ کے لحاظ سے بلکہ عربی محاورہ اور استعمال کے مطابق بھی جنّ کا لفظ تمام ان چیزوں پر بولا جا سکتا ہے جو یا تو اپنی بناوٹ کے لحاظ سے مخفی ہیں اور یا پھر وہ ایسے انسانوں پر بولا جا سکتا ہے جو بناوٹ کے لحاظ سے تو مخفی نہیں۔ مگر اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر عوام الناس سے الگ تھلگ رہتے ہیں۔

لہٰذا جنّ کے لفظ کے اس وسیع مفہوم کے ماتحت ہر جگہ کے مناسب حال جنّ کی تشریح کرنی پڑے گی یعنی:۔

(۱) بعض جگہ جنّ کے لفظ سے ایسے رؤسا اور اکابر اور جبّار لوگ مراد ہوں گے۔ جو عوام الناس سے اختلاط نہیں رکھتے۔ اور لوگوں سے جدا جدا رہتے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔

"یا معشر الجنّ قد استکثرتم من الانس" (سورہ انعام ع ۱۵)

"یعنی اے بڑے لوگو (جو اپنے آپ کو گویا انسانوں سے کوئی جداگانہ جنس خیال کرتے ہو) تم نے عام لوگوں کی کمزوری اور بے بسی سے بہت فائدہ اٹھایا ہے"

ظاہر ہے کہ اس جگہ جنّ سے مراد بڑے لوگ یعنی رئیس اور اکابر اور جبّار اور سرمایہ دار وغیرہ ہیں۔

(۲) بعض جگہ جنّ سے ایسی قومیں مراد لینی ہوں گی جو جغرافیائی لحاظ سے ایسے علاقوں میں رہتی ہیں، جو دنیا کے دوسرے حصوں سے کٹے ہوئے ہیں۔ مثلاً قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔

قل اوحی الیّ انّہ استمع نفرٌ من الجنّ (سورہ جن رکوع ۱)

"یعنی اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ مجھے وحی الٰہی نے بتایا ہے کہ قرآنی تلاوت کو بعض ایسے قبیلوں کے لوگوں نے بھی سنا ہے۔ جو دنیا سے کٹے ہوئے رہتے تھے۔ اور انہوں نے قرآن کی تعریف کی ہے"

اس سے جگہ جنّ سے علیحدہ رہنے والی غیر معروف اور دور افتادہ قومیں مراد ہیں اور

(۳) بعض جگہ جنّ سے مخفی ارواح مراد ہوں گی۔ جیسا کہ دوسری جگہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔

کان من الجن ففسق عن امر ربّہ (سورۂ کہف رکوع ۷)

"یعنی ابلیس مخفی روحوں میں سے ایک تھا۔ جس نے آدم کے بارہ میں خدا کی نافرمانی کر کے فسق کا طریق اختیار کیا"

(۴) پھر بعض جگہ جنّ کے لفظ سے تاریکی میں رہنے والے جانور مراد ہوں گے۔ جیسا کہ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کو شام کے وقت خصوصیت سے ڈھانک کر رکھا کرو۔ تاکہ ان کے اندر جنّ رستہ نہ پا سکیں۔ (مشکوٰۃ) اس جگہ جنّ سے پتنگے اور بیماریوں کے جراثیم وغیرہ مراد ہیں اور

(۵) پھر بعض جگہ جنّ سے مراد کیڑے کوڑے بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو۔ کیونکہ اس میں جنّوں کی خوراک ہے۔ (مشکوٰۃ) اور ظاہر ہے کہ اس سے چیونٹیاں اور دیمک وغیرہ کی قسم کے کیڑے مراد ہیں۔ جو ہڈیوں کے ساتھ لگے ہوئے گوشت اور ان کے اندر کے گودے کو خوراک بناتے ہیں۔

الغرض جنّ کے لفظ سے بہت سی چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ لیکن بہرحال یہ بالکل درست نہیں کہ دنیا میں کوئی ایسے جنّ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو یا تو لوگوں کے لئے خود کھلونا بنتے ہیں۔ یا لوگوں کو قابو میں لا کر انہیں اپنا کھلونا بناتے ہیں یا بعض انسانوں کے دوست بن کر انہیں اچھی اچھی چیزیں لا کر دیتے ہیں۔ اور بعض کے دشمن بن کر تنگ کرتے ہیں۔ یا بعض لوگوں کے سر پر سوار ہو کر جنون اور بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور بعض کے لئے صحت اور خوشحالی کا رستہ کھول دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کمزور دماغ لوگوں کے توہّمات ہیں جن کی اسلام میں کوئی سند نہیں ملتی۔ اور سچے مسلمانوں کو اس قسم کے توہمات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

ہاں لغوی معنے کے لحاظ سے (نہ کہ اصطلاحی طور پر) فرشتے بھی مخفی مخلوق ہونے کی وجہ سے جنّ کہلا سکتے ہیں۔ اور یہ بات اسلامی تعلیم سے ثابت ہے۔ کہ فرشتے مومنوں کے علم میں اضافہ کرتے اور ان کی قوت عملیہ کو ترقی دیتے اور انہیں کافروں کے مقابلہ پر غالب کرنے میں بڑا ہاتھ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ بدر کے میدان میں ہوا۔ جبکہ تین سو تیرہ (۳۱۳) بے سروسامان مسلمانوں نے ایک ہزار ساز وسامان سے آراستہ جنگجو کفار کو خدائی حکم کے ماتحت دیکھتے دیکھتے خاک میں ملا دیا تھا۔ (صحیح بخاری) پس اگر سوال کرنے والے دوست کو مخفی روحوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا شوق ہے۔ تو وہ کھلونا بننے والے یا کھلونا بنانے والے جنّوں کا خیال چھوڑ دیں۔ اور فرشتوں کی دوستی کی طرف توجہ دیں۔ جن کا تعلق خدا کے فضل سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احیاء موتیٰ

انہی دوست کا دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق ذکر آتا ہے۔ کہ انہوں نے بہت سے مردے زندہ کئے۔ کیا اس طرح حضرت مرزا صاحب نے بھی کبھی اس قسم کا کوئی معجزہ دکھایا؟

اس سوال کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تو بالکل درست ہے کہ ہر سچے نبی اور رسول کو جو خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ایسی آیات اور ایسی نشانیاں دی جاتی ہیں۔ جن سے اس کا خدا کی طرف سے ہونا ثابت ہو۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو سچے اور جھوٹے میں کوئی فرق نہ رہے۔ اور انکار کرنے والوں کو یہ جائز عذر ہاتھ میں آ جائے۔ کہ ہمیں کوئی نشان نہیں دکھایا گیا۔ اس قسم کے معجزات کو خواہ وہ علمی ہوں یا اقتداری قرآن شریف نے آیات کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ جس سے مراد ایسی نشانیاں ہیں۔ جن سے ایک شخص پہچانا جائے۔ اور یقیناً مرزا صاحب نے بھی بے شمار معجزات دکھائے۔ جن کا کسی قدر نمونہ حضور کی تصنیف حقیقۃ الوحی میں درج ہے۔ لیکن یہ بات کبھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی حکیمانہ تقدیر نے آیات اور معجزات کے متعلق بعض خاص شرطیں اور خاص حد بندیاں بھی لگا رکھی ہیں (دیکھو اگلا صفحہ)

درخواستِ دُعا

جناب مولوی سید غلام احمد صاحب سیکرٹری مال و رکن مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ عرصہ سے نفخ شکم، معدی درد اور پیشاب و پاخانہ کی بندش کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار سید مشتاق احمد)

اور نہ کسی نبی اور رسول کا معجزہ ان قسم الٰہی اور حد بندیوں کو توڑ نہیں سکتا جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ:-

لن تجد لسنت اللہ تبدیلاً

(سورہ احزاب رکوع ۸)

"یعنی تم خدا کی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے"

ان سنتوں اور شرطوں میں سے ایک ضروری شرط اور ضروری سنت یہ بھی ہے کہ اس دنیا میں جسمانی مُردے کبھی زندہ نہیں کئے جاتے بلکہ جسمانی مردوں کے زندہ کئے جانے کے لئے اگلا جہان مقرر ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

ومن ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون

(سورہ مومنون رکوع ۶)

"یعنی مرنے والے لوگوں اور اس دنیا کے درمیان ایک ایسی روک کھڑی کر دی جاتی ہے کہ کوئی مرنے والا شخص دوبارہ زندہ ہو کر اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا۔۔۔۔۔ ہاں قیامت کے دن ضرور سب مردے زندہ کئے جائیں گے"

اس قرآنی آیت سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس دنیا میں جسمانی مُردوں کا زندہ ہونا ایک خیال باطل اور خلاف تعلیم اسلام ہے۔ پس اس تعلق میں جو معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور رسول یا بزرگ کے بیان کئے جاتے ہیں وہ یا تو محض خوش عقیدگی کے قصے ہیں۔ جس کی کوئی سند نہیں اور یا ان سے استعارہ کے طور پر روحانی مُردوں کا زندہ ہونا اور بے دین لوگوں کا دیندار ہو جانا مراد ہے جو کم و بیش ہر نبی کے زمانہ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ:-

استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

(سورہ انفال رکوع ۳)

"یعنی اے لوگو تم خدا کی آواز پر ضرور کان دھرا کرو اور اسی طرح رسول کی آواز پر بھی کان دھرو۔ جبکہ وہ تمہیں اس صداقت کی طرف بلائے جو تمہاری مردہ روحوں کو زندہ کرنے والی ہے"

اس آیت میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ جب بھی خدا کسی رسول کے ذریعہ زندہ کرنے کا لفظ آتا ہے تو اس سے لامحالہ روحانی طور پر زندہ کرنا مراد ہوتا ہے نہ کہ جسمانی طور پر زندہ کرنا۔ اور تاریخ و حدیث میں بھی قطعاً کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کسی جسمانی مُردے کا زندہ ہونا ثابت ہوتا ہو۔ کون نہیں جانتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریباً گیارہ لخت جگر آپ کی زندگی میں فوت ہوئے اور آپ کی دو بیویاں بھی آپ کی زندگی میں رخصت ہوئیں۔ اور آپ کے سینکڑوں جانثار صحابی بھی آپ کی زندگی میں شہید ہو کر یا دوسری طرح فوت ہو کر خدا کے حضور پہنچے۔ لیکن کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ نے کبھی ان میں سے کسی ایک فرد واحد کو بھی جسمانی لحاظ سے زندہ کیا ہو؟ تو کیا یہ ہم مسلمانوں کے لئے غیرت کا مقام نہیں کہ جو اقتداری معجزہ ہمارا رسولؐ اور خاتم النبیین اور سید ولد آدم فداہ نفسی نہیں دکھا سکا (کیونکہ ایسا معجزہ خدا کی سنت کے خلاف ہے) اس کے متعلق نعوذ باللہ یہ خیال کیا جائے کہ یہ معجزہ حضرت عیسیٰ یا کسی اور نبی یا بزرگ نے سینکڑوں کی تعداد میں دکھایا اور محض ہاتھ کے اشارے سے قبر میں سوئے ہوئے لوگوں کو اٹھا اٹھا کر زندہ کرتے چلے گئے۔ یقیناً یہ سب یا تو محض خوش عقیدگی کے قصے ہیں اور یا ان سے استعارے کے رنگ میں صرف روحانی مردوں کا زندہ ہونا مراد ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ اور پھر کیا اس قسم کا اعتراض کرنے والے صاحبان اتنی موٹی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ نے واقعی اس طرح جسمانی مردے زندہ کئے ہوتے۔ جس طرح کہ بظاہر انجیل میں مذکور ہے۔ کہ ادھر حضرت عیسیٰ نے اشارہ کیا اور ادھر قبرستانوں کے سینکڑوں مردے اٹھ کر ساتھ ہو لئے۔ تو پھر ایسا صریح معجزہ دیکھ کر انہیں سارے یہودیوں نے کیوں نہ مان لیا۔ اور کیوں ان کے ماننے والوں کی تعداد صرف بارہ حواریوں تک محدود رہی؟

حق یہ ہے کہ جو شان ایک روحانی مردہ کے زندہ ہونے میں ہے وہ بھلا ایک جسمانی مردہ کے زندہ ہونے میں کب پائی جاسکتی ہے؟ ایک دنیادار جسمانی مردہ کے زندہ ہونے کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ایک قبر میں سوئے ہوئے انسان کو قبر سے اٹھا کر دو چار دن یا دو چار سال کے لئے دوبارہ سانس لینے اور اپنے پیٹ کا دوزخ بھرنے یا تجارت و صنعت و حرفت میں مشغول ہونے کے لئے زندہ کر دیا جائے۔ لیکن اس کے مقابل پر ایک روحانی مردہ کا زندہ ہونا اور ایک خدا کے منکر کا خدا پرست بن جانا اور ایک بے دین انسان کا دیندار ہو جانا یہ معنی رکھتا ہے کہ گویا ایک مٹی میں لت پت انسان کو اٹھا کر اور ایک زمین کے کیڑے کو ہوا میں بلند کر کے ثریا تک پہنچا دیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دہریہ اور مشرک اور بے دین اور مادہ پرست اور بد اخلاق اور جاہل قوم کو اپنی آواز سے اٹھا کر موحد اور خدا پرست اور دیندار اور علم و عرفان سے آراستہ قوم بنا دیا۔ مگر افسوس کہ مادہ پرست اور شعبدہ پسند لوگوں کی آنکھیں ایک جسمانی مردہ کو دو چار دن یا دو چار سال زندہ ہوتے دیکھنے کے لئے ترستی ہیں۔ مگر اس بے نظیر اور شاندار نظارہ کو دیکھنے اور اس سے متاثر ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ جس میں ایک مردہ قوم اور ایک مردہ ملک کو علم و عرفان اور روحانیت کی ابدی زندگی سے مالا مال کر دیا گیا۔

قتل الانسان ما اکفرہ۔

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے معجزات کا ہے۔ حضور نے بھی خدائی سنت کے مطابق سینکڑوں معجزات دکھائے۔ جن کے ذکر سے ہماری جماعت کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ لیکن پھر بھی لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کون سا مردہ زندہ کیا اور قبر میں سوئے ہوئے کس شخص کو آواز دے کر جگا دیا؟ میں کہتا ہوں کہ بے شک اپنے آقا اور سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ نے کسی جسمانی مردے کو زندہ نہیں کیا۔ لیکن اپنی روحانی قوت اور خداداد طاقت کے ذریعہ آپ نے لاکھوں بے دین انسانوں کو دیندار بنا کر اور بے شمار مردہ روحوں کو زندگی کا پانی پلا کر وہ معجزہ دکھایا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا حقیقتاً کسی اور نبی نے نہیں دکھایا۔ آج کل کی مادہ پرستی اور بے دینی کے ماحول میں کسی ایک مردہ روح کو زندہ کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن حضرت مرزا صاحب نے خدا کے فضل سے کئی لاکھ بھٹکی ہوئی روحوں کو خدا کے آستانے پر لا ڈالا مگر افسوس کہ مادہ پرست اور نظر پرست لوگ ان باتوں کو دیکھنے کے لئے تیار نہیں۔

لیکن کیا یہ بات بھی لوگوں کو نظر نہیں آتی کہ اپنی انتہائی غربت اور بے سرو سامانی کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی سی جماعت اپنے تبلیغی کام کی وجہ سے ساری دنیا پر چھائی ہوئی ہے؟ دوسرے مسلمان اس وقت چالیس کروڑ ہونے کا دعوے رکھتے ہیں۔ لیکن وہ کوئی ایک مشن یا ایک دار التبلیغ بھی نہیں دکھا سکتے جو انہوں نے تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے غیر مسلم ملکوں میں قائم کیا ہو۔ لیکن اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی سی جماعت نے دنیا کے قریباً ہر ملک میں تبلیغی مرکز قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں سینکڑوں مبلغ دن رات خدمت دین میں لگے رہتے ہیں۔ پس اگر یہ بات سچی ہے اور یقیناً سچی ہے کہ:-

"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"

تو میں سوال کرنے والے دوست سے کہتا ہوں کہ جسمانی مردوں کے زندہ ہونے کا خیال چھوڑو کہ یہ خدا کی واضح سنت اور اٹل قانون کے خلاف ہے اور آؤ اور روحانی مردوں کی زندگی کا نظارہ دیکھو کہ خود حضرت مسیح موعود کے زندہ کئے ہوئے مردے تو الگ رہے ان کے سینکڑوں خادم بھی اس وقت دنیا کے ہر گوشے میں اسلام کے آب حیات کی شیشی ہاتھ میں لئے ہوئے مردہ روحوں کو زندہ کرتے پھرتے ہیں۔ اگر چالیس کروڑ مسلمانوں کی طرف سے دنیا کے کسی ایک ملک میں ایک تبلیغی مشن کا بھی قائم نہ ہونا اور حضرت مسیح موعود کی چند لاکھ کی غریب جماعت کی طرف سے دنیا کے قریباً ہر ملک میں اسلامی تبلیغ کے بے شمار مشن قائم ہو جانا احمدیت کی سچائی اور احمدیت کے درخت کے پھل کی خوبی کی دلیل نہیں تو میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ یا تو پوچھنے والے کی آنکھ میں صداقت کو دیکھنے کا نور نہیں اور یا شاید بیان کرنے والے کی زبان میں ابھی تک قوتِ گویائی کا اتنا زور نہیں جو سچائی کو سنوانے کے لئے ضروری ہے۔

وما علینا الا البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم ۸/۶/۵۰

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

درخواستہائے دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں تازہ ترین اطلاع کے مطابق بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ جملہ احباب جماعت اور بالخصوص صحابہ کرام درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے (بشیر احمد رفیق سیکنڈ ائیر سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج)

(۲) میری والدہ بیمار ہیں اور میں خود بھی بیمار ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (مستری محمد اسلم رتن باغ لاہور)

(۳) خاکسار کا بچہ مرزا لطیف المنان سخت بیمار ہے تمام درویشان قادیان بزرگان سلسلہ اور تمام احباب سے درد دل سے درخواست دعا ہے (مرزا افضل الرحمٰن احمدی از پشاور)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئٹہ میں ورود

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت چونکہ اس دفعہ سفر کوئٹہ سے قبل ہی ہیٹ سٹروک کی وجہ سے ربوہ میں ناساز تھی۔ اس لئے حضور کی ہدایت کے ماتحت دفتر پرائیویٹ سکرٹری نے صرف اوکاڑہ منٹگمری۔ خانیوال۔ ملتان۔ لودھراں اور خانپور کی جماعتہائے احمدیہ کو اس سفر کی اطلاع دی تھی۔ جہاں جماعتہائے احمدیہ اپنے محبوب امام کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ لیکن بعض اور سٹیشنوں پر بھی دوست حضور کے استقبال کے لئے تشریف لے آئے۔ جنہیں حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ مثلاً رائے ونڈ کے سٹیشن پر راجہ جنگ کی جماعت کے چند دوست موجود تھے۔ چیچا وطنی کے سٹیشن پر بھی چند دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ سماسٹہ اور روہڑی کے سٹیشنوں پر بھی مخلصین سلسلہ موجود تھے۔

بعض مقامات پر خواتین بھی حضور کی زیارت کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ اوکاڑہ منٹگمری خانیوال اور ملتان کے سٹیشنوں پر حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا بھی فرمائی۔ دوپہر کا کھانا اپنے سابق دستور کے مطابق مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے اور رات کا کھانا جماعت احمدیہ خانپور نے پیش کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے دن صبح نو بجے گاڑی رسی پہنچی۔ جہاں مکرم شیخ کریم بخش صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کے لئے ناشتہ کا انتظام کیا۔ اور پھر سبی اسٹیشن پر کھانا بھی پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔ کوئٹہ سٹیشن پر مکرم میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت کی سرکردگی میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام افراد استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس جماعت نے تین دن تک حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کی مہمانی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیئے۔ جس کے لئے یہ جماعت ہمارے دلی شکریہ کی مستحق ہے۔

افسوس ہے۔ کہ دوران سفر میں حضور کو دردِ نقرس کی شکایت ہو گئی۔ جو کوئٹہ پہنچکر بڑھ گئی۔ اسی وجہ سے کل حضور خطبہ کے لئے بھی تشریف نہیں لا سکے۔ کل کا خطبہ حضور کی علالت کی وجہ سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

کل ۹ ؍جون نماز جمعہ کے بعد پارک ہوٹل میں جماعت احمدیہ کوئٹہ نے ایک مختصر سا جلسہ کیا۔ جس میں ہمارے جرمن اور امریکن نو مبائع مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے اور مسٹر رشید احمد صاحب نے پندرہ پندرہ منٹ تقاریر کیں۔ مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے نے پہلے چند منٹ اردو میں تقریر کی۔ اور اس کے بعد انگریزی میں۔ لیکن مسٹر رشید احمد صاحب نے صرف انگریزی میں تقریر کی۔ میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ اس جلسہ کے صدر تھے۔ انہوں نے بعد میں ان تقاریر کا اردو میں خلاصہ بیان کیا۔ اور دعا پر یہ مختصر اجلاس برخاست ہوا۔

رمضان المبارک کی فضیلت

اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ "یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون" یعنی اے ایمان والو۔ تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح کہ تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدمی کے سارے عمل اسی کے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو نہ فحش بولے۔ اور نہ لڑائی جھگڑا کرے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش بو ہے۔ ایک اور روایت میں ہے۔ کہ جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جس کا نام ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اسی دروازے سے روزہ دار لوگ داخل ہوں گے۔ ان کے سوا کوئی دوسرا اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ دوسروں کے لئے وہ دروازہ بند کیا جائیگا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "جس دن بندہ روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دن کی برکت سے اس کو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی مسافت دور کر دیتا ہے۔ اور اس کے پہلے گناہ بخشے جائیں گے۔ بقیہ

بقیہ: رمضان میں بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ رمضان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے اور جبرائیل رمضان میں ہر سال آپ کی ملاقات کیا کرتا۔ اور آپ سے قرآن کا دور کرتا۔ کوئی شخص ایک دن یا دو دن کا روزہ رمضان سے پہلے نہ رکھے۔ مگر وہ شخص کہ اسکی عادت اسی دن کے روزے کی ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ روزہ رمضان سے پہلے مت رکھو۔ چاند کو دیکھ کر رکھا کرو۔ اور دیکھ کر چھوڑا کرو۔ اگر بادل ہو۔ تو تیس دن پورے کرو۔

پھر آپ نے فرمایا۔ سحری کھانی چاہیئے کہ سحری میں برکت ہے۔ ہمارے اور اہل کتاب میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ حضور نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا۔ احب عبادی الی اعجلھم فطراً بندوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے۔ جو افطاری میں جلدی کرے۔ اسی طرح افطار چھوہارے سے یا پانی سے کرنا چاہیئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی تم میں سے بھول کر کھا پی لے اسکو چاہیئے۔ کہ اپنا روزہ پورا کرے۔ ...... (ریاض الصالحین)

رمضان کے آخری عشرہ میں آپ کے بعد آپکی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام کے سب حکموں پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (عبد الحق خلیل مبلغ الحیہ افریقہ عالی بور)

یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر کامیاب جلسے

کراچی

۲۸ ؍مئی ۱۹۵۱ء کو خالق دینا ہال میں زیر صدارت چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اسحاق علی خاں صاحب نے کی۔ بعد ازاں مسٹر جگت سنگھ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے حضرت رامچندر جی کے متعلق اور مسٹر منگا رام صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے حضرت کرشن علیہ السلام پر اور مولانا عبد المالک خانصاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور مولوی عبد الحمید صاحب بی۔ اے مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور آخر میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب قائم مقام وزیر اعظم حکومت پاکستان نے نہایت فاضلانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اسلام کو ایک عالمگیر بین الاقوامی مذہب قرار دیتے ہوئے بتلایا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام انبیاءؑ خواہ وہ کسی ملک اور کسی عہد میں گزرے ہوں۔ سب پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اکثر مذاہب خود اپنے انبیاءؑ کے متعلق بعض ایسے عقائد رکھتے ہیں۔ جو در اصل ان انبیاءؑ کی توہین ہے۔ مثلاً یہودیوں کا حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کے متعلق شرمناک عقیدہ کہ شراب کے نشہ میں خود اپنی بیٹیوں سے ناجائز حرکات کا سرزد ہونا وغیرہ۔ لیکن اسلام تمام انبیاءؑ کی عزت کرتا ہے۔ اور تمام غلط عقائد کی تردید کرتا ہے۔ اسلام کسی خاص قوم یا ملک کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ تمام ممالک اور تمام اقوام کا مشترکہ اور کامن مذہب ہے۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم کی برتری کو چوہدری صاحب موصوف نے نہایت عمدگی سے بیان فرمایا۔ صدر محترم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب نے دعا پر جلسہ کو ختم فرمایا۔

(قیس مینائی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی)

ننکانہ

مورخہ ۲۸ ؍۵ بروز اتوار مسجد احمدیہ کوچہ احمدیہ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مولوی محمد شفیع صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے نظم پڑھی۔ تلاوت قرآن کریم مکرمی حافظ محمد ملک صاحب نے فرمائی۔ صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ جلسے بحکم حضرت امام جماعت احمدیہ ہو رہے ہیں۔ کئی سال ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے آپس میں محبت اور تعاون پیدا کرنے کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ جب تک ہم ہر قوم کے پیشوا کی عزت نہیں کرتے۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ماسٹر غلام محمد صاحب جنرل سیکرٹری کی تقریر کے بعد مکرمی مبارشہ محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر میں بتایا۔ کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی ہیں۔ اسی طرح کرشن مہاراج۔ رامچندر جی مہاراج خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ بعد میں خاکسار نے تقریر کی۔ مولوی نور محمد صاحب مولوی فاضل نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی جلسہ میں شامل تھیں۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی حضرات اور عیسائی صاحبان بھی جلسہ میں شامل تھے۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ (محمد علی احمد نجمی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ)

اَلسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ (الواقعہ رکوع ۱)

"خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بڑی ذمہ واری رکھتا ہے .... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں وہ مسئول ہیں یعنی ان کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی وہ آدمی جس نے وعدہ نہیں کیا وہ کمزور ہے اور خدا تعالیٰ اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ لیکن جس نے وعدہ کیا ہے اور اُسے پورا نہیں کیا وہ مجرم ہے۔ اور خدا تعالیٰ اُسے سزا دیگا۔ پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں .... یاد رکھو تمہاری ذمہ واری سب سے پہلی ہے۔ بیشک جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے وہ دوسروں پر نہیں ڈالا گیا۔ بیشک جو تکالیف خدا تعالیٰ کی خاطر تم نے اٹھائی ہیں وہ دوسروں نے نہیں اُٹھائیں مگر یہ بھی یاد رکھو کہ جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے وہ دوسروں کو نہیں ملیگا۔ تم خدا کی نظر میں السّابقون الاوّلون میں سے ہو خدا تعالیٰ نے اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کا انعام اور مقرر کیا ہے اور دوسرے مومنوں کا انعام اور مقرر کیا ہے دوسرے مومنوں کے لئے خدا کہتا ہے کہ اُنہیں جنت ملیگی۔ نعماء ملیں گی۔ اور وہ آرام کی زندگی بسر کریں گے مگر خدا تعالیٰ نے اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کی نسبت فرمایا ہے السّابقون السابقون اولٰئک المقربون (الواقعہ رکوع ۱) دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہونگے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے اور ایک عاشقِ صادق کے نزدیک جنت خدا تعالیٰ کے عرش کے پائے کے پاس کھڑا ہونے کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ وہ اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتی جتنی حیثیت ایک کھری اور سچی اشرفی کے مقابلہ میں ایک کھوٹا پیسہ رکھتا ہے ...... سو تم اُس وعدہ کے مطابق جو اُس نے السابقون الاولون کے متعلق کیا ہے۔ قربانیاں کرو اور زیادہ سے زیادہ ایفائے عہد کرو .... تم یہ نہ دیکھو کہ یہ قربانی کتنی بھاری ہے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہیں جو انعام ملے گا وہ کتنا بھاری ہے۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ رمئی ۱۹۵۰ء سے مندرجہ بالا اقتباس پیش کرتے ہوئے مجاہدین تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے وعدہ جات دفتر اوّل و دوم جلد سے جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۸۰۵ میں حبیب اللہ ولد مستری ابراہیم صاحب مرحوم عمر ۲۵ سال ساکن بھینی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ دو عدد مکانات ایک پختہ و ایک خام ۱/۴ حصہ قیمتی ۸/۱۲/۳ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور میں تازیست اپنی ششماہی آمد ۱۲ روپے کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ حبیب اللہ مستری بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد عبد العزیز امیر جماعت احمدیہ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۲۱ میں محمد شادی ولد چوہدری نواب الدین صاحب عمر ۶۵ سال ساکن محلہ ناظی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ چھ ایکڑ زرعی قیمتی ۱۲۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد:۔ نشان انگوٹھا محمد شادی
گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا محمد ابراہیم فرزند حقیقی
گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا چوہدری اللہ دتہ

وصیت نمبر ۱۲۲۱۸ میں محمد بشیر ولد میاں فضل الٰہی صاحب عمر ۳۳ سال ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد مبلغ ۹۹/۵/- روپے کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد:۔ محمد بشیر سب پوسٹ ماسٹر شاہدرہ ملز ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ غلام محمد صاحب سکول ماسٹر شاہدرہ

وصیت نمبر ۱۲۳۰۲ میں مبارکہ خاتون بنت چوہدری ظہور احمد صاحب عمر چودہ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب نے ۱۰۰/- روپیہ دیا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامتہ:۔ مبارکہ خاتون بقلم خود
گواہ شد:۔ محمود احمد ودود میڈیکل سٹورز سرگودھا
گواہ شد:۔ حافظ مسعود احمد

وصیت نمبر ۱۲۳۵۳ میں فضل بیگم زوجہ بابو حسن الدین صاحب عمر ۳۹ سال ساکن دھرم پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
الامتہ:۔ فضل بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ حسن الدین ہاسپٹل کلرک خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ عبد الواحد سیکرٹری مال دھرم پورہ لاہور

وصیت نمبر ۱۲۲۶۵ میں خواجہ غلام نبی گلکار ولد خواجہ محمد خضر صاحب عمر ۴۵ سال ساکن فتح کدل سرینگر کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد دو عدد مکانات واقع سرینگر اور نصف پچاس کنال اراضی۔ یہ جائداد میرے چار بھائیوں و ہمشیرہ کے ساتھ مشترکہ ہے۔ میں اس میں سے اپنے حصہ کے اور مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ماہوار الاؤنس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد علاوہ مذکورہ بالا جائداد کے ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔
العبد:۔ خواجہ غلام نبی گلکار معرفت شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو آفیسر مری
گواہ شد:۔ ابو العطاء جالندھری
گواہ شد:۔ شیخ جلال الدین ایگزیکٹو آفیسر مری
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وی پی کا انتظار کرنے سے منی آرڈر کے ذریعہ چندہ الفضل بھجوا دینا زیادہ بہتر ہے

امید ہے کہ دوست اس تفصیل کو پڑھ کر اپنا چندہ جلد بھجوا دیں گے۔ بصورت دیگر ایک ہفتہ انتظار کے بعد وی۔پی ارسال خدمت ہوگا۔ مہربانی فرما کر اسے وصول فرمالیں۔ تاکہ پرچہ باقاعدہ جاری رہے

خریداری نمبر	نام	تاریخ اختتام چندہ
۱۹۵۷۰	مشتاق احمد صاحب	۲۲ جون ۱۹۵۰ء
۲۰۵۱۳	محمد شفیع صاحب	۲۲ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۰۸۲۹	ملک بشیر بہادر خان صاحب	۲۵ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۰۹۰۲	ماسٹر محمد دین صاحب	۲۱ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۱۳۹۷	مولوی گہنا صاحب	۲۰ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۱۳۹۹	ملک میر احمد صاحب	۲۳ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۱۸۱۰	شیخ احمد عمر صاحب	۲۳ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۱۸۱۱	اے۔ ایس کلیم صاحب	۲۳ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۰۰۷۵	احمد خاں صاحب	۲۲ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۰۰۷۶	حفیظ الرحمن صاحب	۲۳ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۲۱۸۶	لطیف احمد صاحب	۲۱ 〃 ۱۹۵۰ء

اجرائے اخبار

علاقہ ہزارہ میں ایک احمدی مبلغ نے تحریک کی ہے۔ کہ وہاں کے ایک باوقار زیر تبلیغ آدمی کو اگر اخبار جاری کیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ اس لئے بذریعہ اخبار درخواست کی جاتی ہے۔ کہ کوئی صاحب جو توفیق رکھتے ہیں۔ اُن کے نام ایک اخبار جاری کرنے کے لئے منیجر صاحب الفضل کو لکھ دیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔ ان کا پتہ منیجر صاحب کو لکھ دیا گیا ہے۔

(مفتی محمد صادق ربوہ)

بدوملہی میں جماعت احمدیہ کا کامیاب تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۶/۵ ۵۰۔۶۔۱ کو بمقام بدوملہی مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے نہ صرف ارد گرد کی جماعتیں آئی ہوئی تھیں۔ بلکہ ضلع شیخوپورہ اور لاہور سے بھی بعض دوست اس میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے آئے۔

پہلا اجلاس ½۳ بجے بعد دوپہر زیر صدارت جناب مولوی غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پوہلہ مہاراں شروع ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد جناب صدر صاحب نے دعا کے ساتھ اجلاس کا افتتاح فرمایا

پہلی تقریر مکرم سید سمیع اللہ شاہ صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی تھی جو ایک گھنٹہ تک نہایت توجہ سے سنی گئی۔ تقریر کا موضوع موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی ترقی کے ذرائع تھا۔ اس میں فاضل خطیب نے شرح و بسط کے ساتھ مسلمانوں کے مصائب کا ذکر فرمایا اور آخر میں اس کا علاج بتایا کہ اس کا علاج ہر زمانہ کے امام کے ساتھ وابستگی کے سوا اور کوئی نہیں۔ اب یہ ان لوگوں کا کام ہے جو علاج چاہتے ہیں کہ وہ اس علاج کو اختیار کریں یا بے علاج رہ کر اپنے زمانہ مصائب کو لمبا کرلیں۔ اس کے بعد مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لا لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں دلنشین تفصیل کے ساتھ بیان فرمائیں۔ تقریر ایک گھنٹہ تک حاضرین کی دلکشی کا موجب بنی رہی۔ ایک نظم کے بعد تیسری تقریر مکرم مولوی شمس الدین صاحب مولوی فاضل معلم تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی تھی۔ جس میں آپ نے فلسفہ نماز کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا نچوڑ بیان فرمایا۔ آخر میں ایک بچے نے خوش الحانی کے ساتھ نظم سنائی اور اسی طرح ایک طالب علم نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے علم کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس کی کارروائی ۲۰-۶ تک جاری رہی

دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ رات کے دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ مشرقی افریقہ نے وہاں کے حالات سنائے اور اپنی تعلیمی جدوجہد اور مشکلات اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابیوں کا ذکر سنایا جو سامعین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔

دوسری تقریر مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل کی تھی۔ آپ نے قادیان کے حالات مؤثر پیرایہ میں ذکر فرمائے اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کی تعداد ۳۱۳ طالوت کے کامیاب سپاہیوں اور جنگ بدر کے موید منصور صحابہ کے مطابق قادیان میں موجود ہے اور باوجود مخالف حالات اور اقتصادی مقاطعہ کے خدا تعالیٰ کی نصرت کی منتظر ہے۔ اور آہستہ آہستہ پھر صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنے کام ہندوستان میں جاری کر رہی ہے۔ اس کا ایک معقول بجٹ آمد و خرچ ہے۔ مبلغین باہر کے شہروں میں بھجوائے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ارشد صاحب نے اپنے دورہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قادیان کے درویشوں کا غیر مسلموں پر اچھا اثر ہے۔ اور اس کا اظہار مختلف موقعوں پر غیر مسلموں کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اپنے زمانہ اسیری کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور کشمیر کے فسادات کے دنوں میں بیرونی مہاجرین کی بے بسی۔ ان کی مالی اور حفاظتی امداد کا بیان سنایا۔ صدر محترم نے افسوس کے ساتھ اس امر کا ذکر فرمایا کہ بناہ گزینوں کی مصیبت کا باعث زیادہ تر حقہ تھا جس نے مسلمانوں کی قوت عملیہ کو مفلوج کر کے رکھدیا تھا۔ حقہ کی حفاظت انہوں نے اپنی عزت اور عصمت سے زیادہ ضروری سمجھی۔ کاش کہ مسلمان نصیحت پکڑتے۔

گیارہ بجے شب دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا

تیسرا اجلاس بروز اتوار مورخہ ۵۰۔۶۔۲ کو صبح ½۸ بجے زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم جناب مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم بزبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ تمام مخلوق سے افضل و ارفع ہے۔ آپ کی تقریر جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنی گئی۔ اس کے بعد چند نظمیں سنائی گئیں اور پھر جناب ثاقب زیروی تشریف لائے اور اپنی مخصوص لے میں اپنی نظم خوش الحانی سے سنائی جس نے سامعین پر وجد کی کیفیت طاری کر دی

اس کے بعد صاحب صدر نے شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حضرت زیدؓ کی مثال سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلعم کی شفقت کس قدر بے مثال ہے۔ آپ نے اس مثال سے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اس قسم کے اسلامی نمونے سے دنیا کو مسخر کریں۔

اس کے بعد جناب مولوی ابوالعطاء صاحب تشریف لائے اور آپ نے اپنی پرشوکت تقریر سے سامعین کو خطاب فرمایا اور علاوہ دیگر نصائح کے اس امر پر زور دیا کہ احمدیت نے تمام بزرگان مذاہب کی عزت اور عزت کو قائم کیا ہے اور اس طرح یکجہتی اتحاد اور یگانگت کی بنیاد ڈالی ہے۔ اور سب حق پسندوں کو دعوت قبولیت دی ہے۔ یہ اجلاس ½۱۱ بجے دوپہر برخواست ہوا۔

چوتھا اجلاس بعد دوپہر ۲۰-۳ پر شروع ہوا۔ ابتداء میں بابو محمد عبداللہ صاحب نائب ناظر بیت المال نے جماعت کے عہدیداران کو مالی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنے بجٹ کے پورا کرنے کی کوشش کریں۔

۳-۴ پر باقاعدہ اجلاس زیر صدارت جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے احرار کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے جو وہ جماعت کے خلاف لگاتے ہیں کہ احمدی جہاد نہیں کرتے واضح کیا کہ احرار کی حیثیت مذہبی نہیں۔ بلکہ شروع سے لے کر آج تک کانگرس کے اشارے پر وقف رہے ہیں۔ خادم صاحب نے اپنی تقریر میں جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی احرار کی حقیقت کو بے نقاب کرنے کے بعد حاضرین سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کے بیچ اتحاد ایک جہتی کو قائم رکھیں اور ان کے فریب میں نہ آئیں۔

اس کے بعد جناب ثاقب نے اپنی نظم دیرا بجو زیب صاحب صدر کی فرمائش پر خوش الحانی سے سنائی۔ اس پر صدارت کی طرف سے اجلاس کے شب تک ملتوی ہونے کا اعلان ہوا

پانچواں اجلاس شب کو ½۹ بجے تلاوت اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے حاضرین کو عقائد احمدیت سے روشناس کراتے ہوئے دعوت دی کہ وہ اس خالص اسلامی تعلیم کو قبول کریں۔ اور حق کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ یہ ان کے فائدہ کے لئے ہے ورنہ ہم مخالفت سے ڈرتے نہیں۔ البتہ یہ ظاہر کر دیتے ہیں۔ کہ مخالفت ہماری ترقی میں روک نہیں بن سکتی یہ خدا کی آواز ہے۔ جس کو آخر کار قبولیت حاصل ہوگی۔

اس کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے احرار کے غیر اسلامی رویہ کی مماثلت مخالفین انبیاء علیہم السلام سے ثابت کر کے بیان فرمایا کہ ہم پر اعتراضات کرنے والے خود پاکستان کے مخالف تھے ــــ جماعت احمدیہ شروع سے پاکستان کی بنیاد .... کی موافق رہی ہے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی جدوجہد سے ہی مسلم لیگ عبوری حکومت میں شامل ہوئی۔

رات بارہ بجے اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوا تمام اجلاسوں میں خدا کے فضل سے حاضری امید سے زیادہ تھی کہ طلباء و مقامی احباب کو کئی بار اپنی جگہ مہمانان اور سامعین کے لئے پیش کرنے کی اپیل کی گئی۔

تمام انتظامات خدا کے فضل سے اچھا تھا۔ ...... جماعت مقامی اپنی مساعی و خدمت کے لئے لائق شکریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے احباب کو الفضل سے معلوم ...... تھا نظارتوں میں تبدیلیاں ہوئی ...... تغیر کے بعد یہ پہلا تبلیغی جلسہ ہے۔ جو خدا کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ امید ہے کہ اس کے نمونہ پر باقی جماعتیں بھی اپنے ہاں جلسے کرنے کی کوشش کریں گی۔

(نامہ نگار)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں۔ (مینیجر)